## سوال

(677)جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت نہیں ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یاجمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

«عليكم بسنتي وسنة الخلفاء راشدين المهدين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجد» (مسند احمد)

"تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت پر عمل کرو اس سے وابستہ ہو جاؤ اور اسے نہایت مضبوطی سے تھام لو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا لیکن حضرت عثما ن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مدینہ کی آبادی میں اضافہ ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نت جمعہ کے دن اذان اول کا حکم دیا لہذا یہ بدعت نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں جو ہم نے ابھی بیان کی ہے ہمیں خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی سنت کے اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے اس مسئلہ میں اصل حدیث وہ ہے جسے امام بخاری نسائی ترندی ابن ماجہ اور ابو دؤد----اور یہ الفاظ ابو دؤد کی روایت میں ہیں ----نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ :

اخبرني سائب بن يزيد ان الاذان كان اوله حين يجلس الامام على المنبر يوم الجمعة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وبي ابكر وعمر رضي الله عنهما فلما كانت خلافة عثمان وكثر الناس امر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذن به على الزوراء فثبت الامر على ذلك» (صحیح بخاری)

"مجھے سائب بن یزید نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہکے عہد میں اذان اول اس وقت ہوتی تھی جب امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہکا دور خلافت آیا اور مدینہ کی آبادی زیادہ ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسری اذان کا حکم دیا جو زوراء میں کہی جا تی تھی تو اس وقت سے یہی معمول چلا آتا ہے ۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس اذان کا اضافہ کیا اس سے مراد وہ ہے جو نماز جمعہ کا وقت شروع ہونے پر کہی جاتی ہے اسے تیسری اذان اس لئے کہا کہ یہ اذان واقامت سے زائد ایک تیسری اذان تھی اور اس حدیث میں اقامت کو (تغلیبا) اذان کہا گیا ہے جب مسلما

نوں کی آبادی میں اضافہ ہوگیا (توجمعہ کے وقت کے قریب ہونے کی اطلاع کے پیش نظر) حضرت عثمان نے اجتہاد سے اس اذان کا اضافہ فرمایا اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے جب اس پر سکوت فرمایا اورانکار نہ کیا تو یہ گویا اجماع سکوتی ہوا۔ وباللہ التوفیق۔ (فتوی کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

### صفحہ نمبر532

### محدث فتویٰ